عبدالعزیز خطیب رحمانی

ابن دُرید بصریؒ

نام و کنیت

امام موصوف کی کنیت ابوبکر، نام محمد بن حسن بن دُرید الازدی بصری ہے۔ آ
کے آباؤ اجداد میں سے جو شخص اوّلاً اسلام لایا اس کا تعلق ان ستّر افراد سے
عمّان ہجرت کرکے حضرت عمرو بن العاصؓ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے تھے ۔ ا
دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت ہوئی تھی ۔ ابن اثیر نے اپنی
الکامل میں اس قصے کو تفصیل سے لکھا ہے ۔

ولادت

خلیفہ معتصم باللہ کے عہد میں امام ابن دُرید کی ولادت سرزمین عراق کے
شہر بصرہ کے محلہ صالح میں ہوئی ۔ انھوں نے وہیں نشو و نما پائی اور تعلیم حا
خصوصًا عربی ادب اور لغت نیز شعر و شاعری میں مشہور بصرہ کے علماء کے علاو
ابو حاتم سجستانی نحوی سے خوب استفادہ کیا ۔

ابن دُرید ان دنوں بصرہ میں مقیم تھے اور بلاشبہ وہ علوم و لغت نیز اد
عربی میں امام تھے ۔ نیز علم عروض میں غیر معمولی ماہر تھے ۔ نیز بڑے زاہد، عبادت گ

ور پارسا تھے۔ یومیہ ایک دینار بلا ناغہ صدقہ کیا کرتے اور ہر ہفتے میں ایک ختم قرآن کیا کرتے تھے۔ ان کی تصنیفات بہت ہیں۔

امام ابن درید کے شیوخ میں شیخ ابوالفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی تھے۔ و عالم باعمل اور عارف حق شناس تھے۔ نیز امام ابن دُرید کے اساتذہ میں سے اصمعی، اشنانذانی وغیرہ مشہور علماء تھے۔

جب امام ابن درید علوم و فنون سے فارغ ہوئے تو عمان کی طرف ہجرت کی اور وہیں بارہ ۱۲ سال مقیم رہے۔ پھر بصرہ واپس لوٹے وہاں کچھ عرصہ گزار کر ایران کی جانب اپنا رخصتِ سفر باندھا۔ چنانچہ نیشاپور پہنچ کر وہاں کے امیر عباس اسماعیل بن عبداللہ بن محمد بن میکال کی تعریف میں قصیدہ لکھا اور خلعت فاخرہ اور غیر معمولی مادی منفعت سے مالا مال ہوا۔ اس قصیدے کے اشعار کی تعداد دوسو انتیس ۲۲۹ ہے اس قصیدے کی شرح فقیہ ابی عبداللہ محمد لخمی نے لکھی ہے۔ اس کا ذکر ابوعلی بیہقی نے اپنی کتاب "النتف والطرف" میں کیا ہے۔

امام ابن دُرید نے کتاب الجمہرہ امیر ابوالعباس کی فرمائش پر تصنیف کی اور اسے قصیدہ مقصورہ لکھنے پر دس ہزار درہم ملے۔

جب ابن میکال معزول ہو گیا تو امام ابن دُرید خلیج فارس سے ہجرت کر کے سرزمینِ عراق کے دارالخلافہ بغداد پہنچا۔ یہ ۳۰۸ھ کی بات ہے۔

بغداد میں ان کا قیام علی بن محمد خوارزمی کے پڑوس میں رہا اور خوارزمی نے ابن دُرید سے بڑا اچھا سلوک کیا۔ پھر خوارزمی کے ذریعے امام ابن درید کی رسائی خلیفہ مقتدر باللہ کے دربار تک ہوئی۔ جو امام ابن درید کے علم و فضل سے خاصا متاثر ہوا اور اس کے لیے پچاس دینار ماہانہ وظیفہ مقرر کیا جو موصوف کی وفات تک ملتا رہا۔ ابن دُرید ادب عربی، اور لغت کے امام نیز اپنے عہد کے شعراء کے کلام اور دواوین کے حافظ اور نقاد تھے۔

خطیب بغدادی کی رائے ہے کہ امام ابن دُرید سے زیادہ لغت عربی میں اور کسی کا مقام

نہیں۔ اس دور کے ادیب اور شاعر ابن درید کے سامنے زانوئے تلمذ تہ
کرتے تھے۔

کچھ اہل علم باہمی تبادلۂ خیالات کر رہے تھے کہ سیر و تفریح کے لیے عراق کے
سرسبز شاداب خطّے میں وہ کونسے مقامات ہیں جہاں جاکر دماغ کا عیش اور تفریح
کا سامان بہم پہنچایا جائے۔ حسنِ اتفاق سے امام ابن درید بھی اس مذاکرہ میں مو
تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا بہترین تفریح گاہ غوطۂ دمشق ہے۔ دوسروں نے کہا بہتر
سیرگاہ نہر ایلا ہے۔ ایک تیسرے گروہ نے کہاکہ نہیں نہیں سغد (سمرقند) کا مقا
سب سے بہترین اور خوبصورت ہے۔ نیز بعض لوگوں نے کہاکہ نہروان سب
اچھی جگہ ہے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا نوبہار اور بلخ سب سے اچھی جگہ ہے۔ بال
ابن درید نے کہا یہ سیرگاہیں چشموں اور دریاؤں سے تعلق رکھتی ہیں، میں تم سے
دریافت کرتا ہوں کہ دِلوں کی تفریح گاہیں کہاں ہیں؟

سب نے حیران ہوکر کہا: اے ابی بکر! وہ کون سی ہیں اور کہاں ہیں؟
ابن درید نے کہا امام قتیبی کی کتاب عیون الاخبار، ابن داؤد کی کتاب الزہرہ
ابن ابی طاہر کی کتاب قلق المشتاق۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علوم وفنون وا
دِل و دماغ کے لیے بہترین تفریح گاہیں ہیں۔

امام ابن درید کی جہاں تک علمی حیثیت اور عظیم شخصیت کا تعلق ہے وہ علم
کے شائق اور سنجیدہ علمی و ادبی کتابوں کے خاصے رسیا تھے۔ وہ صاحب فضل
ہونے کے باوجود علم و ادب کے دلدادہ اور نئی نئی کتب کے بقولِ متنبّی ع

وَخَیْرُ جَلِیْسٍ فِی الزَّمَانِ کِتَابٌ

کا مصداق تھے۔

ابو طیب لغوی نے اپنی کتاب "مراتب النحویین" میں امام ابن درید کا ذکر
ہوئے لکھا ہے کہ ابن درید کی شخصیت اہل بصرہ میں عربی شعر و ادب کی روشنی
ایک عظیم مصر اور غیر معمولی فاضل اجل کی ہے۔ ابن درید کا سینہ لغت عربی کا گ

افظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ علماء میں سب سے زیادہ فنِ شاعری اور لغتِ
رب میں شہرت اور ضرب المثل کے طور پر ابن دُرید کا نام سرفہرست ہے۔
امام ابن درید کہتے ہیں کہ میں جب بصرہ سے روانہ ہوا تو راستے میں ایک
انی حویلی سے گزر ہوا، جسے گردشِ لیل و نہار نے خراب وخستہ کر دیا تھا اور
ہ پُرانے کھنڈرات کے رُوپ میں نظر آتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس کی دیوار پر یہ
عر لکھا ؎

اصبحوا بعد جمیع فرقا
وکذا کل جمیع مفترق

ے عرصے کے بعد میرا وہاں سے گزر ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے شعر کے نیچے کسی
ور باذوق آدمی نے ایک اور شعر ٹانک دیا ہے ؎

ضحکوا والدھر عنھم صامت
ثم ابکاھم وما حین نطق

یرت و کردار

امام ابن دُرید متقدمین شعراء ادب کے خاصے کلام کے حافظ تھے۔ حاضر جوابی
ں اور گفتگو کے فن میں نیز علمی مناظرے میں خاص ملکہ اور استعداد کامل رکھتے
تھے۔ نیز علمِ معانی و بیان میں ماہر تھے۔ ذاتی طور پر بڑے فراخ ظرف اور فیاض
بع تھے۔

امام ابن درید کے متعلق ایک مشہور واقعہ ہے کہ ان کے پاس ایک سائل آیا
ور اس نے دستِ سوال دراز کیا لیکن سوءِ اتفاق سے ان کے گھر میں سوائے ایک
یر نبیذ کے اور کچھ نہیں تھا۔ ابن درید نے اپنے نوکر سے کہا کہ اس سائل کی جھولی
بھر دو۔ نوکر نے کہا کہ میں کیا کر سکتا ہوں، گھر میں تو کوئی چیز از قسم خورد و نوش موجود
ہیں ہے۔ امام موصوف نے نوکر کے جواب میں یہ قرآنی آیت تلاوت کی، لَنْ تَنَالُوا
لْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یہاں تک کہ غروب آفتاب سے قبل ان کے پاس

دس سیر نیند آتی ہوگی - چنانچہ ابن درید نے اپنے نوکر سے کہا کہ میں نے ایک نبیذ کا صدقہ کیا تھا تو اس نے مجھے دس سیر نیند سے نوازا۔

ابن درید کے متعلق یہ روایت مشہور ہے کہ وہ کثرت سے شراب نوشی کیا کرتا تھا اور اکثر اسے نشہ کی حالت دیکھا گیا۔ تسلیم کہ اس کی یہ مے نوشی اس کے معایب میں سے ہے لیکن اس کے باوجود یہ اس کی علم و ادب میں شہرت اور فضیلت کے منافی نہیں ہے جیسا کہ مشہور مقولہ ہے انظر الی ما قال لا الی من قال - یعنی شریف لوگ کسی کی خامیاں اور عیوب نہیں دیکھا کرتے بلکہ وہ ہر آدمی کی خوبیوں کو دیکھا کرتے ہیں۔ تاہم ہم دعا گو ہیں کہ خداوند تعالیٰ ابن درید کے اس گناہ کو بخش دے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام موصوف علم و ادب کے بحر ناپیدا کنار تھے۔ بصرہ ایران اور بغداد کے بہت سے علماء اور راویوں نے ان سے علم سیکھا اور کثرت سے ان سے روایتیں کی۔

ان کے مشہور شاگردوں میں سے علی بن حسین ابوالفرج اصبہانی صاحب کتاب الاغانی ہیں۔ اور مشہور غیر معمولی علم نحو میں جس میں اہل بصرہ کو مہارت کا دعویٰ ہے امام ابو یوسف سیرافی بھی ان کے شاگرد ہیں - ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ انہوں نے علم لغت اپنے استاذ ابن درید سے حاصل کیا - سیرافی نے علم نحو کی مشہور کتاب سیبویہ کی شرح بھی لکھی ہے۔ اور امام ابو علی اسماعیل بن قاسم قالی بھی امام ابن درید کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں - جو کہ لغت ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں -

تصانیف

امام ابن درید کی تصانیف مختلف علوم و فنون میں کثرت سے ہیں، جو اہل علم میں مشہور ہیں - کتاب الجمہرہ فن لغت میں، المجتنیٰ عربی ادب میں کتاب الامالی وکتاب السرج واللجام وکتاب اشتقاق الاسماء وکتاب غریب القرآن (نامکمل) وکتاب الانواء وکتاب الملاحن وکتاب المقتبس وکتاب المقصور والممدود وکتاب الخیل الکبیر وکتاب

الصغیر وکتاب الانوار وکتاب السلاح وکتاب ادب الکاتب وکتاب تقویم
ان وکتاب المطر وغیرہ۔

کتاب الجمہرۃ کے متعلق صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ یہ کتاب بڑی معتبر،
ہی مفید اور علمی پائے کی ہے۔ اور بلاشبہ علم لغت کا ایک عظیم شاہکار ہے۔
لمسعودی اپنی کتاب مروج الذہب میں کہتے ہیں کہ بغداد کے علماء لغت میں امام
درید کا مقام بہت اعلیٰ ہے۔ اور یہ لغت کے علاوہ عرب کی شاعری میں بھی اعلیٰ
ام رکھتے ہیں۔ اور معاصرین میں سب سے زیادہ علمی فضیلت رکھتے ہیں۔

جب امام ابن درید ۹۰ سال کی عمر تک پہنچے تو ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ لیکن کچھ
ے بعد علاج کرانے سے خاصے تندرست ہوگئے اور اپنی سابقہ حالت پر پہنچے۔
دوبارہ اپنے شاگردوں کو املا کرانی شروع کردی اور انھیں تعلیم دینے لگے۔ کیونکہ
ت جواب دے چکی تھی اور امام موصوف بہت ہی کمزور ہوگئے تھے، دوبارہ ایک
ل کے بعد ان پر فالج کا حملہ ہوا اور ساتھ ہی رعشہ بھی ہوا جس سے ان کے ہاتھ
وں کانپتے تھے۔ اور کثرت سے شراب نوشی کی وجہ سے قدم لڑکھڑاتے تھے اور جب
ی کوئی گھر میں داخل ہوتا تو مارے خوف کے گھبرا اٹھتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود
سلیم العقل اور کامل الحفظ تھے اور ہر طالب علم کے سوال کا جواب تسلی بخش دیا کرتے
ے۔ ان کے شاگرد ابو علی[۱] اسماعیل بن قاسم کہتے ہیں کہ استاد ابن درید فالج کے
ے کے بعد دو سال تک زندہ رہے۔ اور میں ان سے بھی علم لغت کے بارے میں
کوک و شبہات ظاہر کیا کرتا تھا اور اپنے علمی سوالات ان سے دریافت کیا کرتا تھا
ہ اس کا مجھے تشفی بخش جواب دیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ میری موت کے بعد
سرزمین عراق میں کوئی ایسا شخص نہیں پاؤگے جس سے تم اپنی علمی تشنگی سے سیراب ہوسکو۔

ان کتاب المجتنیٰ للامام ابی بکر محمد بن الحسن بن درید الازدی البصری المتوفی ۳۲۱ھ مطبوعہ مجلس دائرۃ
لمعارف العثمانیۃ حیدرآباد دکن ۱۳۶۲ھ

اسی طرح ابو حاتم سجستانی اور اصمعی نے امام ابن درید کے بارے میں غیر معمولی تأثر ظاہر کیے ہیں۔

لغت اور ادب کے امام ابن درید کی وفات بغداد میں بدھ کے روز ۱۲ رشعبان ۳۲۱ھ میں ہوئی اور بغداد کے مشہور عباسیہ قبرستان میں دفن ہوئے۔ جس دن ابن کی وفات ہوئی اسی دن ابی ہاشم عبدالسلام بن علی الجبائی مشہور فلسفی کی بھی وفات برملا لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ آج کے دن لغت اور فلسفہ کی دو عظیم شخصیتیں موت کے گھاٹ اتر گئیں۔ ۵ے

اب ہم **آخر میں** امام ابن درید کی مشہور کتاب المجتنٰی جسے دوسرے لفظوں ان کی بیاضِ خاص یا حاصل مطالعہ کہہ سکتے ہیں، کچھ اقوال نقل کرتے ہیں۔ (المجتنٰی میں امام موصوف نے آنحضورؐ کے ارشادات، خلفائے راشدین اور مشاہیر کرام بزرگانِ دین کے اقوال نیز عربی ادب وزبان کی ضرب الامثال اور حکماء کے ملفوظات جمع کیے

اقوالِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اَلشَّدِیْدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَہٗ۔ بہادر وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہشات پر غلبہ پائے

۲۔ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ۔ مجلسوں میں جس موضوع پر گفت وشنید ہو وہ گفتگو ایک امانت ہے۔

۳۔ تَرْکُ الشَّرِّ صَدَقَۃٌ۔ برائی کا چھوڑنا بھی صدقہ ہے۔

۴۔ اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ۔ احساسِ ندامت اور شرمندگی گویا توبہ ہی ہے۔

اقوالِ حضرت ابوبکر صدیقؓ

۱۔ دانش مند وہی ہے جو متقی ہو۔ (تقوٰی کے معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں

ے۵ تاریخ ابن خلکان، معجم الادباء، لسان المیزان، مروج الذہب للمسعودی، تاریخ السلام للخطیب البغدادی، مرآت الجنان للیافعی۔

کا احساس ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے ترجمان القرآن مولانا ابوالکلام آزاد جلد دوم)

۲۔ جو شخص فسق و فجور کا مرتکب ہو وہ احمق ہے۔

اقوال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۱۔ جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت و رُعب لوگوں پر کم ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ تمسخر اور مزاح کرتا ہے وہ غیر سنجیدہ و غیر معتبر تصور کیا جاتا ہے۔ جو شخص زیادہ باتونی ہوتا ہے اس کی عقل کم ہوتی ہے اور جس کی عقل کم ہو اس میں حیا کم ہوتی ہے اور جس کی حیا کم ہو اس میں پرہیزگاری کم ہوتی ہے اور جس میں پرہیزگاری کم ہو اس کا دل مُردہ ہو جاتا ہے۔

اقوال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۔ جو شخص خواص (اہل نظر) کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ عوام جہلاء کی لایعنی اور بیہودہ گفتگو سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ جو شخص اپنے دل کی حفاظت (ناپاک جذبات و احساسات سے) کرتا ہے وہ اپنی زبان کو بے ہودہ گوئی سے محفوظ رکھتا ہے وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے۔

اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۔ سب سے زیادہ دولت مند شخص وہ ہے جو زیادہ عقل مند ہے۔ سب سے زیادہ تنگ دست اور مُفلس وہ شخص ہے جو احمق ہو۔ سب سے زیادہ بدترین عادت جھوٹ، گھمنڈ اور غُرور ہے۔ سب سے زیادہ خاندانی شرافت سے بڑھ کر قوی حسن اخلاق ہے۔

۲۔ تم نادان کی دوستی سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ کیونکہ وہ تمھیں نفع دینے کی بجائے نقصان دے گا۔ تم جھوٹے کی دوستی سے پرہیز کرو وہ تمھیں دُور کی چیزیں نزدیک کر کے دکھائے گا۔ اور نزدیک کی چیزیں تمھیں دُور کر کے دکھائے گا۔ اور بخیل کی دوستی سے بھی دُور رہو۔ اور فاسق و فاجر کی دوستی سے بھی احتراز کرو۔ کیونکہ وہ تمھیں سستے داموں بیچ دے گا۔

حکمائے عرب کے مختلف اقوال

[illegible] کرنا عقل کی زکوٰۃ ہے۔

سخاوت اور دریا دلی عزت و آبرو کی محافظ ہے۔ عمل کرنے سے پہلے حُسنِ تدبر سے کام لینا انسان کو ندامت سے محفوظ رکھتا ہے۔ دولت مندی کا راز آرزوؤں کو محدود رکھنا ہے۔ "صبر" ایسی ڈھال ہے جو انسان کو فقر و فاقہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

اقوالِ فلاسفہ

۱۔ سرزمینِ یونان کے مشہور فلسفی **سقراط** کا قول ہے کہ عقل مند کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ جب کسی جاہل سے گفتگو کرے تو اس انداز سے بات چیت کرے کہ گویا کوئی طبیب مریض سے بات چیت کر رہا ہے۔

۲۔ **فیثا غورث** کا قول ہے کہ مخلوقِ خدا سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا صفاتِ خداوندی میں سے ہے۔

۳۔ **سرسویورس** کا قول ہے کہ کبھی تم نے لذت پرستی کے بارے میں بھی غور کیا کہ لذت پرستی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی بُرائی بظاہر کس قدر خوبصورت ہوتی ہے، اس کا آغاز کیسا اچھا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا انجام کس قدر بُرا ہوتا ہے۔

۴۔ **بولس** کا قول ہے کہ اس تاجر ذخیرہ اندوز کی مثال ایسی ہے جو ہمیشہ نفع بٹورنے کی دُھن میں رہتا ہے، اس حیوان کی سی ہے جو گھاس پھوس اور چارہ کھانے کے باوجود نہیں سیر ہوتا۔

۵۔ **اوریندس** کا قول ہے کہ زندگی بغیر موسیقی کے دہشت کا دوسرا نام ہے۔

۶۔ **انوخرسیس** کا قول ہے کہ انگور میں تین خوبیاں ہیں:۔ پہلی یہ کہ وہ خوش ذائقہ ہے۔ دوسری یہ کہ اس میں حلاوت اور مٹھاس ہے اور تیسری یہ کہ اس کے پھوگ میں بھی شراب کی تلچھٹ کا مزہ ہے۔

۷۔ **ارسطو** کا قول ہے کہ ادب اہلِ دولت کے لیے باعثِ زینت ہے اور فقراء کے لیے باعثِ معیشت ہے۔

۸۔ **میوفتا غورث** کا قول ہے کہ [illegible] اپنے وطن میں [illegible] غریب الوطنی میں ہو

اس میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لیے کہ آخرت کی طرف جانے کے لیے یہی ایک راستہ ہے، جو تمام مقامات واحوال میں ایک ہی ہے۔

۹۔ یوسطیلس کا قول ہے کہ ادیب کے لیے مناسب ہے کہ وہ تمام علوم وفنون سے استفادہ کرے اور شہد کی مکھی کی طرح ہر طرح پھول کا رس چوسے۔

۱۰۔ ارسطاطالیس کا قول ہے کہ مال ودولت کی حاجت سے کئی گنا بڑھ کر ہمیں عقل وشعور کی زیادہ حاجت ہے۔

۱۱۔ ایک بار دیوجانس کلبی نے ایک نہر کے کنارے ایک جھاڑی کو دیکھا جس کے ساتھ ساتھ پانی بہہ رہا تھا اور اس کے بڑے بڑے تیز نوکیلے کانٹوں میں سے ایک کانٹے پر ایک سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ کلبی نے کہا کہ یہ منظر کس قدر کشتی میں ملاح کی سواری کے مشابہ ہے۔

۱۲۔ سکندرِ اعظم سے کسی نے دریافت کیا کہ تم اس عظیم مملکت کے کیونکر شہنشاہ بنے، باوجودیکہ تم ابھی کمسن اور نوعمر ہو؟

جواباً سکندر نے کہا میں نے دشمنوں کے دل موہ لیے اور انھیں اپنا دوست بنالیا۔ میں نے اپنے دوستوں کا وقار بلند کیا اور ان سے اچھا سلوک کیا۔ اس لیے میں اس مقام پر پہنچا۔

ایک مرتبہ سکندرِ اعظم نے ایک علاقے پر یورش کی تو مقابلے میں عورتوں کا ایک لشکر نبرد آزمائی کے لیے میدان میں اُتر آیا۔ لیکن سکندر نے جوابی حملہ کرنے سے انکار کردیا اور عورتوں سے جنگ کرنے سے باز رہا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم عورتوں کی فوج سے ڈر گئے یا گھبرا گئے؟

سکندر نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ یہ ایک ایسا لشکر ہے کہ اگر ہم ان پر غالب ہوگئے تو ہمارے لیے کوئی خاص بات باعثِ فخر نہ ہوگی۔ اور اگر یہ عورتوں کی فوج ہم پر غالب ہوگئی تو ہمارے لیے زندگی بھر فضیحت اور رسوائی کا باعث

ہے

ایک فلسفی نے ایک بے ادب اور بدتمیز نوجوان کو دیکھا جس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو اس نے یہ کہا۔ یہ نوجوان ایک ایسا دراز گوش ہے جس کے منہ میں سونے کی لگام ہے۔

لمحات (عربی)

شاہ ولی اللہؒ کے فلسفہ تصوف کی یہ بنیادی کتاب شروع سے نایاب تھی مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کو اس کتاب کا ایک پرانا قلمی نسخہ ملا۔ موصوف نے بڑی محنت سے اس کی تصحیح کی اور شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کی عبارات سے اس کا مقابلہ کیا اور وضاحت طلب اُمور پر تشریحی حواشی لکھے۔ کتاب کے شروع میں مولانا کا ایک مبسوط مقدمہ ہے۔ "شاہ ولی اللہؒ اکیڈمی" نے مصری ٹائپ میں خاص اہتمام سے اسے چھپواکر نشر کیا۔ پہلا ایڈیشن جلد ہی ختم ہوگیا اب دوبارہ یہ کتاب زیر طبع ہے اور مزید تصحیح و تحقیق سے شائع ہو رہی ہے۔